Fikr-o-Nasar (Islamabad) 20:4 (1982)

قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر پاکستانی زبانوں میں

عبدالرؤف نوشہروی

قرآن پاک کی تلاوت ثواب اور باعث خیر و برکت ہے۔ لیکن اگر عربی عبارت اور مفہوم کو سمجھ کر پڑھا جائے تو مزید فائدہ ہوگا۔ اسلامی تعلیمات سمجھ میں آئیں گی۔ ان کی کما حقہ تعمیل ہو سکے گی۔ اس لئے برّاعظم پاک و ہند میں سب سے پہلے شاہ ولی اللہؒ نے ۱۷۳۷ء بمطابق ۱۱۵۰ھ میں اس عظیم کام کا آغاز کیا۔ یہ ترجمہ فارسی میں تھا جو اس وقت کی علمی زبان تھی۔ بقول حافظ ادریس شاہ ولی اللہؒ کے اس جرأت مندانہ اقدام سے دہلی میں ایک ہلچل مچی۔ تاہم مزید تراجم کے لئے راستہ کھل گیا۔

پہلے تو قرآن حکیم کے اردو تراجم اور تفاسیر لکھی گئیں۔ ان میں مولانا شاہ رفیع الدین، مولانا نذیر احمد دہلوی۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ خواجہ حسن نظامی۔ مولانا فتح محمد جالندھری۔ مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے تراجم زیادہ اہم ہیں۔ اُردو کے ساتھ ساتھ صوبائی یا علاقائی زبانوں میں بھی اس کارِ خیر کے لئے علماء نے کمر ہمت باندھی۔ درحقیقت قرآن ہی ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کے تراجم دنیا کی تقریباً ہر زبان میں مل جاتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تراجم وتفاسیر کی یہ تعداد ۱۵۰۰ سے زیادہ ہے۔

اب ہم پہلے علاقائی زبانوں میں لکھی ہوئی تفاسیر اور تراجم پر ایک سرسری نظر ڈالیں گے اور

آخر میں اُردو کی چند اہم تفاسیر پر اپنے مضمون کو ختم کریںگے۔

(الف) سندھی تراجم و تفاسیر

۱۔ قرآن پاک کا پہلا سندھی ترجمہ اخوند عزیز اللہ متعلوی نے (۱۱۶۰۔۱۲۴۰ھ) کیا ہے جو مٹیاری (حیدرآباد) کے رہنے والے ایک جید عالم تھے۔ سندھی ترجمہ جو سندھی نثر کا قدیم نمونہ ہے۔ ۱۸۷۰ء میں چھاپہ خانہ محمدی پوری بندر گجرات سے شائع ہوا۔

۲۔ ایک اور سندھی ترجمہ مولانا تاج محمود صاحب نے کیا۔ مولانا امروٹ ضلع سکھر کے رہنے والے تھے۔ ان کا شمار سندھ کے فاضل علماء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے خلافت کی تحریک میں بھی حصہ لیا۔ توحید کے علمبردار اور بدعات کے سخت مخالف تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے بھی مرشد تھے۔ نومبر ۱۹۲۹ء میں وفات پائی۔

۳۔ ایک اور سندھی ترجمہ شیخ عبدالعزیز محمد سلیمان سابق مدیر ماہنامہ الحق نے شائع کیا اس میں متن کے علاوہ تین ترجمے شامل ہیں۔ پہلا ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ دہلوی دوسرا ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین اور تیسرا ترجمہ سندھی۔ مقتدر علمائے سندھ کے قلم سے۔ اس کے علاوہ حاشیہ پر شاہ عبدالقادر کی موضح القرآن کا سندھی ترجمہ بھی درج ہے۔

۴۔ ایک اور سندھی ترجمہ روہڑی کے قاضی عبدالرزاق صاحب نے کیا۔ یہ ترجمہ تفہیم القرآن ترجمان القرآن اور بیان القرآن کو سامنے رکھ کر کیا گیا۔

۵۔ ایک سندھی ترجمہ احمد ملاح نے کیا ہے۔ اس کی زبان بہت رواں ہے۔

۶۔ ۲۶ پاروں کا ایک ترجمہ مولانا محمد اسماعیل شکارپوری نے کیا ہے۔ صرف و نحو اور لغت کے نقطۂ نظر سے بڑا معیاری ترجمہ ہے ابھی غیر مطبوعہ ہے۔

۷۔ ایک ترجمہ مولانا مدنی نے کیا جو ایک بڑے عالم ہیں۔ کھڈہ کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔

۸۔ ایک سندھی ترجمہ جو صرف پارہ الم کا ہے مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی صاحب نے مولانا عبیداللہ سندھی کی تفسیر سے کیا ہے۔

ایک تفسیر مولانا ابوالحسن ٹھٹھوی (تاریخ وفات ۱۱۴۷ھ) نے لکھی۔ سندھی نثر میں غالباً سب سے پہلے موصوف نے ہی قلم اٹھایا ہے۔

۲۔ ایک سندھی تفسیر مولانا رشیدالدین پیر جھنڈو (متوفی ۱۳۸۳ھ) کی فرمائش پر ان کے مرید خاص قاضی فتح محمد نظامانی نے لکھی۔ یہ بہت مبسوط تفسیر ہے۔ بمبئی سے شائع ہوئی۔ اس کا شمار سندھی کی قدیم ترین مطبوعات میں ہوتا ہے۔

۳۔ تفسیر کوثر کے نام سے ایک تفسیر پیر مردان علی شاہ پیر پگارو نے لکھی جو موجودہ پیر صاحب کے دادے صاحب تھے۔ موجودہ پیر صاحب نے بڑے اہتمام سے عمدہ کاغذ پر پانچ جلدوں میں قرآن پریس حیدرآباد سے شائع کروایا ہے۔

۴۔ ایک اور تفسیر جس کا نام تفسیر تنویر الایمان ہے مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ نے لکھی ہے مولوی صاحب سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں فقہ کے معلم تھے۔ ان کی یہ تفسیر عوام میں بہت مقبول ہے۔ مولوی محمد عظیم شکارپوری نے اس کو چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۵۔ تفسیر ہاشمی کے نام سے قرآن کریم کے صرف آخری دو پاروں کی ایک تفسیر بھی لکھی گئی ہے اس کے مصنف مخدوم محمد ہاشم بن عبدالغفور ٹھٹھوی ہیں۔ مخدوم صاحب بہت بڑے عالم تھے۔ سندھی، عربی اور فارسی کی تقریباً ۳۰۰ کتابیں آپ سے منسوب ہیں۔ آپ شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے ہم عصر تھے۔ ۱۱۷۴ھ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۶۔ تفہیم القرآن کے نام سے ایک اور سندھی تفسیر مولانا مودودی کی تفسیر کا سندھی ترجمہ ہے جو مولانا جان محمد بھٹو کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ سندھی دارالاشاعت سکھر سے شائع ہوئی ہے۔

(ب) پنجابی تراجم و تفاسیر

پنجابی دو طرح سے لکھی جاتی ہے، فارسی رسم الخط میں اور گورکھی رسم الخط میں۔ فارسی رسم الخط میں پنجابی تفاسیر و تراجم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ایک تفسیر نبی بخش حلوائی کی ہے۔ یہ ویسے تو قرآن مجید کا اردو نثر میں ترجمہ ہے لیکن ساتھ ہی پنجابی نظم میں تفسیر دی گئی ہے جو دو جلدوں میں بالترتیب ۱۹۰۲، ۱۹۰۴ لاہور سے طبع ہوئیں۔

۲۔ ایک تفسیر فیروز الدین صاحب نے لکھی۔ یہ منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔ اُردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ درج ہے تین جلدوں میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے ۴-۱۹۰۳ میں شائع ہوا اس کے صفحات کی تعداد ۲۷۶۰ ہے۔

۳۔ پنجابی میں ایک تفسیر محمد بن بارک اللہ کی ہے جس کا نام تفسیر محمدی ہے۔ ۱۸۶۹/ ۱۲۸۶ھ میں انہوں نے یہ تفسیر لکھنی شروع کی اور دس سال بعد یعنی ۱۸۷۹/ ۱۲۹۶ھ میں تکمیل کو پہنچی اس کے کل صفحات ۲۴۶۲ ہیں۔

۴۔ قرآن مجید کا پنجابی میں ایک ترجمہ مولوی ولپذیر بھیروی نے کیا ہے ترجمہ جس پر حواشی بھی پنجابی ہی میں ہیں ۱۳۴۲ھ میں لاہور سے شائع ہوا۔ بقول ڈاکٹر باقر سادہ زبان میں نہایت عمدہ اور صحیح ترجمہ ہے۔

۵۔ ایک پنجابی ترجمہ مولوی ہدایت اللہ صاحب کا ہے اس کا پہلا ایڈیشن نایاب ہے۔ ۱۹۶۹ء میں پنجابی ادبی لیگ نے اسے دوبارہ شائع کیا۔ کتابت اور طباعت اعلیٰ ہے۔ آفسٹ میں چھپا ہے حواشی لکھتے وقت تفسیر عزیزی و موضح القرآن، جلالین، بیضاوی اور جامع البیان وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ طباعت نہایت عمدہ ہے۔

۶۔ تفسیر یسیر کے نام سے عبدالغفور جالندھری صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک پنجابی تفسیر

۱۹۶۸ میں طبع ہوئی کل صفحات ۵۸۳ ہیں زیر متن شاہ رفیع الدین کا منظوم پنجابی ترجمہ دیا گیا ہے۔ حاشیہ پر مختصر اردو تفسیر ہے۔ اشعار کی تعداد ۱۴۹۴۸ ہے۔

۷۔ ایک اور ترجمہ ہے جو منظوم ہے اور ۶۵ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ رسالہ کتاب لاہور کے مطابق یہ پنجابی کا سب سے پہلا ترجمہ ہے۔

۸۔ ایک ترجمہ نظام الدین حنفی سروری کا ہے جو ۱۳۱۴ھ میں طبع ہوا۔ اس کے کل صفحات ۹۶۴ ہیں۔

۹۔ نور علی انور کے نام سے محمد عمر اتالیہ نے بھی ایک ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی (پانچ پارے)۔

۱۰۔ ایک منظوم پنجابی ترجمہ محمد نواز ارم صاحب نے کیا۔

۱۔ گورمکھی رسم الخط میں ایک ترجمہ سنت گوردت سنگھ نے کیا صفحات ۷۸۲ ہیں، گورمکھی کا یہ ترجمہ ۱۹۱۱ء میں وزیر آباد اور امرتسر سے شائع ہوا۔

۲۔ قرآن مجید کا ایک ترجمہ سردار محمد یوسف مدیر نور نے کیا۔ ۷۲۴ صفحات کا یہ ترجمہ ۱۹۳۲ء قادیان امرتسر سے شائع ہوا۔

ان کے علاوہ بعض حضرات نے ایک آدھ پارہ یا کوئی خاص سورۃ یا مجموعہ وغیرہ کا بھی پنجابی میں ترجمہ کیا ہے۔ جن میں سے چند ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ تفسیر سورۂ یوسف (قصص الحسنین یا گلزار یوسف) مولوی عبدالستار کا سورہ یوسف کا یہ منظوم ترجمہ ۱۳۲۱ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۲۔ سورۂ والضحیٰ کی منظوم تفسیر "اکرام محمدی" مولوی عبدالستار نے لکھی۔ خاصی ضخیم ہے بہت سے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۳۔ تفسیر سورۂ یوسف از محمد اظہر حنفی بھیروی۔ ۶۸۴ صفحات کی یہ منظوم تفسیر پہلی دفعہ

۱۹۰۹ء میں شائع ہوئی۔ عبدالرحمٰن درد، غلام رسول عالم پوری اور حافظ برخوردار نے بھی اسی نام سے سورۂ یوسف کی تفسیر لکھی ہے۔

۴۔ تفسیر سورۂ مزمل موسوم بہ نور مکمل از محمد دین ساکن کوٹ بدرالدین ۲۸ ۵ صفحات کی یہ منظوم تفسیر ۱۹۰۷ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔

۵۔ تفسیر عزیزی پارۂ اول کا پنجابی نثر میں ترجمہ اور منظوم تفسیر ہے۔ مولوی عبدالعزیز ساکن قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ کی تصنیف ہے۔

۶۔ باغ بہشت یا پنجسورہ مترجم از مولوی فیروزالدین فیروز ڈسکوی، ٹیچر ہائی سکول سیالکوٹ ترجمہ پنجابی نثر میں اور تفسیر نظم میں ہے۔

۷۔ تفسیر سورۂ یٰس از مولوی احمد حسین احمد آبادی۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ پنجابی نثر میں اور تفسیر نظم میں ہے۔ اس کو عبدالرحمٰن خلف محی الدین نے ۱۹۰۲ء میں امرتسر سے شائع کیا۔

۹۔ ترجمہ سورہ یٰس (تحفہ حبیب) از مولوی حبیب اللہ۔ اردو ترجمہ۔ منظوم پنجابی تفسیر ۱۹۰۳ء میں لاہور سے پہلی بار شائع ہوا۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ کا بھی منظوم ترجمہ کیا ہے۔ (حبیب التفاسیر)

۱۰۔ تفسیر سورۂ ملک۔ (راحت المومنین) منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔ ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔

۱۱۔ تفسیر سورۂ مزمل از مولوی فیض محمد۔ لاہور سے ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔

۱۲۔ باغ بہشت پنجسورہ مترجم) از مولوی اشرف علی ساکن گلیانہ۔ ضلع گجرات سورۂ یٰس سورۂ رحمٰن، سورۂ ملک، سورۂ مزمل اور سورۂ النبا کی منظوم تفسیر ہے۔ سن طباعت ۱۳۲۹ھ کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۳۔ تفسیر سورۂ لقمان ترجمۂ احمد دین شیخ ۱۳۴۵ میں رفاہ عام پریس لاہور سے شائع ہوا۔

۱۴۔ تفسیر سورۂ مریم (منظوم) چراغ الدین واعظ، مطبع مجددی امرتسر صفحات ۸۲۔

۱۵۔ تفسیر ربع آخر پارۂ عم بقلم دین محمد مشہور بہ میاں جان۔ ترجمہ پنجابی نثر تفسیر پنجابی نظم۔ حاشیہ اردو مطبوعہ سرہند امرتسر۔

۱۶۔ تفسیر آیات بیعت الرضوان منظوم (پنجابی) از عبدالحکیم نوری۔ ۱۱۱ صفحات مطبوعہ ۱۳۲۰ھ۔

۱۷۔ تفسیر سورۂ الرحمٰن منظوم (پنجابی از غلام کبریا یا فتح آبادی۔

۱۸۔ حبیب التفاسیر، تفسیر سورۂ فاتحہ از مولوی حبیب اللہ منظوم (پنجابی) ہے۔ اردو ترجمہ زیر متن۔

پشتو تفاسیر

ابتدا علیحدہ علیحدہ سورتوں کے ترجمے سے ہوئی اور بعد میں مستقل تفسیروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ پشتو کے یہ تراجم و تفاسیر مردوں کے نسبت عورتوں میں زیادہ مقبول ہیں۔

۱۔ تفسیر یسیر، غالباً پشتو کی پہلی مستند اور ضخیم یہ تفسیر مولانا مراد علی کی لکھی ہوئی ہے مولانا مراد علی کا تعلق جلال آباد (کابل) سے ہے۔ عالم دین اور پشتو عربی اور فارسی کے ادیب تھے۔ طرز تحریر کچھ اس طرح ہے کہ آیت کو چھوٹے چھوٹے ٹکروں میں تقسیم کرکے ساتھ ساتھ ترجمہ اور تفسیر کرتے جاتے ہیں۔ آیت ختم ہونے پر مزید متعلقہ معلومات پیش کرتے ہیں۔ البتہ شان نزول آیت سے پہلے لکھتے ہیں گزشتہ سو سال کے دوران اس تفسیر پہ دو مختلف اشخاص نے حاشیے لکھ کر دو بارہ شائع کروایا ہے۔

۲۔ مخزن التفاسیر۔ علاقہ پشاور میں پشتو کی سب سے پہلی تفسیر مولانا محمد الیاس نے لکھی۔ لفظی ترجمہ عربی عبارت کے نیچے لکھا ہے۔ دیگر مسائل حاشیہ میں دیئے ہیں۔ یہ تفسیر ۱۳۱۳ھ میں مطبع خادم الاسلام دہلی سے شائع ہوئی۔

۳۔ ترجمہ مولانا عبدالحق

مولانا الیاس کی تفسیر کے کچھ ہی عرصہ بعد اسی علاقہ کے ایک اور مشہور فاضل مولانا عبدالحق دربھنگوی نے ایک ترجمہ شائع کیا۔ مولانا فصیح بلیغ قادر الکلام عالم تھے۔ ترجمہ لفظی اور عام فہم ہے۔ کتاب موٹے حروف میں لکھی گئی ہے۔ حواشی پر مولانا نے مختلف تفاسیر سے اقتباسات بھی دیئے ہیں۔

۴۔ تفسیر حسینی۔ یہ ملا محمد حسین کی تفسیر حسینی کا پشتو ترجمہ ہے جو کوٹ وارث کے مولانا عبداللہ اوران کے ایک شاگرد مولانا عبدالعزیز عادل گڑھی نے کیا ہے۔ پشاور کے ایک سردار محمد حسن جان کی سرپرستی کے باعث تفسیر حسنی کے نام سے موسوم ہوئی۔ بمبئی سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ ترجمہ شیخ الہند۔ کابل کے چند مستند اور جید علماء نے مل کر شیخ مولانا محمود الحسن کے ترجمے کو پشتو جامہ پہنایا۔ حضرت شیخ الہند اور مولانا شبیر احمد عثمانی کے حواشی کو بطور تفسیر ترجمہ کیا۔ قرآنی عبارت کا ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اعلےٰ قسم کے کاغذ پر چھپا ہے۔ ترجمہ چونکہ براہ راست عربی سے نہیں بلکہ اردو سے ہے اس لئے اصل سے مشکل لگتا ہے۔

۶۔ تفسیر ودودی۔ پاکستان بننے کے بعد مولانا فضل ودود نے سترہ پاروں کا ترجمہ معہ تفسیر ودودی لکھا۔ لفظی ترجمہ کے ساتھ ساتھ حواشی پر خازن، معالم التنزیل اور روح البیان وغیرہ تفاسیر سے اقتباسات پیش ہیں۔ بقایا ترجمہ مولانا گل رحیم ساکن یار حسین نے مکمل کیا۔ دونوں اصحاب خوشنویس بھی ہیں اس لئے کتابت بھی خود ہی کی ہے۔

۷۔ ایک تفسیر حافظ ادریس مرحوم نے لکھی ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمے کو سامنے رکھ کر قلم اٹھایا۔ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ مشکل الفاظ اور مشکل ترکیبوں

کی وضاحت کی ہے۔

۸۔ مندرجہ بالا سنی مفسرین کے علاوہ ہنگو ضلع کوہاٹ کے علاقہ کے مولانا سید جعفر حسین شاہ جو جعفریہ مسلک رکھتے تھے نے بھی قرآن پاک کا منظوم پشتو ترجمہ کیا ہے۔ ۶۶-۱۹۶۳ء کے دوران حمیدیہ پریس پشاور سے طبع ہوا۔

۹۔ تفسیر مبین۔ رستم ضلع مردان کے فاضل عالم مولانا حبیب الرحمٰن نے تفسیر المنار مصنفہ شیخ محمد عبدہ کا خلاصہ پشتو میں پیش کیا ہے۔

۱۰۔ تفسیر سورۂ کوثر۔ حافظ ابن تیمیہ کی تفسیر کوثر کا پشتو میں منظوم ترجمہ ہے۔ ۱۲۹۸ھ میں ریاض ہند پریس امرتسر میں طبع ہوا۔

۱۱۔ تفسیر والضحیٰ۔ منظوم تفسیر ہے۔ کوئی دو سو سال قبل ۱۲۰۶ میں تخت ہزارہ علاقہ گوندل ضلع اٹک کے ایک نابینا عالم معزالدین نے چھاچھی پنجابی میں تفسیر والضحیٰ لکھی۔ ان کے بیان کے مطابق انہوں نے یہ کتاب پشتو تفسیر والضحیٰ مصنفہ غلام محمد سے ترجمہ کی۔ جو اصلاً شیخ حمیدالدین ناگوری کی تصنیف بحرالمرجان سے ماخوذ تھی۔ آج کل بازار میں جو تفسیر والضحیٰ ملتی ہے وہ کوئی نئی تصنیف ہے۔

۱۲۔ تفسیر بے نظیر۔ مختصر تفسیر ہے۔ نامعلوم مصنف سیاحت کرتے کرتے چین تک پہنچ گیا وہاں اس نے یہ تفسیر لکھی جو ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی۔ مقدمہ نظم میں ہے۔ باقی کتاب قدیم نثر میں۔

۱۳۔ تفسیر الظاہر۔ یہ مولانا عبدالودود کی پارہ الم کی تفسیر ہے۔

۱۴۔ تفسیر بادشاہ گل صاحب۔ بادشاہ گل صاحب (اکوڑہ خٹک) کی تفسیر ہے جو مکمل نہ ہو سکی۔

۱۵۔ مولانا عبدالقادر ڈائریکٹر پشتو اکیڈیمی نے قرآن پاک کا پشتو ترجمہ لکھا۔ اکیڈیمی

ہر ماہ اس سے ایک صفحہ رسالہ "پشتو" میں شائع کرتی رہتی ہے۔

بلوچی تفاسیر۔ بلوچی زبان اگرچہ بلوچستان سیستان افغانستان۔ عمان اور سندھ کے بعض حصوں میں بولی جاتی ہے۔ مگر ہمیں بلوچی کے صرف ایک آدھ ترجمے/تفسیر کا علم ہو سکا ہے اور یہ ہے قاضی عبدالصمد سربازی کی تفسیر۔

★★★